رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت یک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۸۳۵

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۶ رجب ۱۳۵۴ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۹۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ اکتوبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیرو عافیت ہے ۔

نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے مولوی محمد یار صاحب عارف اور مولوی محمد سلیم صاحب کو سرگودھا ۔ بھیرہ اور خوشاب اور مولوی غلام مصطفیٰ صاحب کو جنیبہ لسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے ۔

چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے لئے مقامی انجمن سرگرمی سے جدوجہد کر رہی ہے بستی بیج اور داسپورے فیصلہ کے خلاف اگر ان کے اخراجات میں بھی احباب فراخ دلی سے حصہ لے رہے ہیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایسے بنو ۔ کہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں

(فرمودہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

" ایک دانشمند اور سعید الفطرت کے لئے یہ سبق کافی تھا ۔ کہ لوگوں کے باپ دادا اور بزرگ مر گئے ۔ اور مرتے جاتے ہیں ۔ اور یہاں کوئی ہمیشہ رہ نہیں سکتا ۔ لیکن اب تو خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کے ذریعہ مجھے اطلاع دی ۔ کہ الامراض تُشاع والنُّفوس تُضاع مرضیں پھیلیں گی ۔ اور جانیں جائیں گی ۔ اور ایسا ہی فرمایا غَضِبْتُ غَضَبًا شدیدًا میں سخت غضب میں بھر گیا ہوں ۔ یاد رکھو ۔ کہ یہ ساری باتیں ہونے والی ہیں ۔ اور ان کے آثار تم دیکھتے ہو ۔ پس لازم ہے ۔ کہ انسان ایسی حالت بنائے رکھے ۔ کہ فرشتے بھی اس سے مصافحہ کریں " ۔

(الحکم ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

غدار احرار

از جناب پیر غلام جیلانی صاحب امرتسری

خود غرض ہو مطلب کے تمہیں یار کہیں گے — کس کس سے وفا کی کہ وفادار کہیں گے
اسلام کے ہر کام سے بیکار کہیں گے — جو دیکھا ہے وُہ ہم سر بازار کہیں گے
دولت کے گدا زر کے طلبگار کہیں گے
غدار کہیں گے تمہیں غدار کہیں گے

جب وقت بڑا آکے تو کیا کر کے دکھایا — ہمت سے نہ کچھ کام لیا ڈر کے دکھایا
حوروں پہ جو مرتے تھے کبھی مر کے دکھایا؟ — میدان کوئی تم نے بھی سر کر کے دکھایا
ان باتوں پہ کیا قوم کے سردار کہیں گے
غدار کہیں گے تمہیں غدار کہیں گے

مل کر کسی مجلس سے کبھی کام کیا ہے — نت فتنہ بپا تم نے صبح و شام کیا ہے
پنکھوں کے تلے بجلی کے آرام کیا ہے — احرار کے خود نام کو بدنام کیا ہے
مونہہ پر یہ تمہارے ہی رفقا کار کہیں گے
غدار کہیں گے تمہیں غدار کہیں گے

کب مونہہ یہ کبھی بات کی ہوتی ہے بُرائی — دولت جو میاں تم نے مکانوں میں لگائی
چندے کی رقم تھی یا پسینے کی کمائی — اس وجہ سے بیزار ہوئی تم سے خدائی
حق تلفی پہ حق بات کو حقدار کہیں گے
غدار کہیں گے تمہیں غدار کہیں گے

کس طرح سے اب چھوڑ دیں یہ قوم کا پیچھا — بن چندے کے کس طرح سے پُر رہتا ہے کیسا
کیوں کر نہ قوی ان کے ہوں اعضائے رئیسہ — کھاتے ہیں خدا جانے یہ کس چکی کا پیسا
تم ایک سناؤ گے تو ہم چار کہیں گے
غدار کہیں گے تمہیں غدار کہیں گے

فطرت کی نئی چال ہے ترکیب کے پھندے — پھنس جاتے ہیں پھر بھی کئی اللہ کے بندے
مجبوری و لاچاری سے دیتے ہیں چندے — تبلیغ کے پردے میں ہیں سب پیٹ کے دھندے
دل میں یہ مجاہد کے خریدار کہیں گے
غدار کہیں گے تمہیں غدار کہیں گے

(ریاست ۲۰ ستمبر)

جناب شیخ غلام احمد صاحب واعظ کا افسوسناک انتقال

یہ خبر جماعت احمدیہ میں نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ جناب شیخ غلام احمد صاحب واعظ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے اور نہایت مخلص اور با خدا انسان تھے۔ چند دن بعارضہ فالج بیمار رہنے کے بعد ۱۰ اکتوبر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بالکل تندرست تھے۔ کہ اچانک ۸-۹ اکتوبر کی درمیانی شب قریباً گیارہ بجے آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اور نصف حصہ جسم بالکل مفلوج ہو گیا۔ بیماری کا حملہ بائیں پہلو پر ہوا۔ شدت حملہ کی وجہ سے آپ بے ہوش ہو گئے۔ علاج اگرچہ پوری مستعدی کے ساتھ کیا گیا۔ مگر ہوش نہ آیا۔ یہاں تک کہ تین دن کے بعد وفات پا گئے۔ مرحوم نومسلم تھے ۱۹۰۱ء میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی۔ اور دین میں اتنی ترقی کی کہ رویا صالحہ اور کشوف سے مشرف ہوئے۔

۱۲ اکتوبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک کثیر مجمع کے ساتھ آپ کا جنازہ پڑھایا۔ نعش کو کندھا دیا اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

مرحوم نہایت خوش بیان واعظ عابد و زاہد اور مستجاب الدعوات تھے۔ آپ نے اپنی عمر کا اکثر حصہ تبلیغ احمدیت میں صرف کیا۔ وفات کے وقت عمر قریباً ۵۰ سال تھی۔ ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے جملہ لواحقین سے دلی ہمدردی ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ رجب ۱۳۵۴ھ

احرار کا ڈکٹیٹر اپنی سیاسی بدعقلی اور حماقت کی تائید میں

ابھی چند ہی روز ہوئے۔ جب اخبار "انقلاب" نے مسجد شہید گنج واگزار کرانے کے سلسلے میں مسلمانانِ پنجاب کو یہ مشورہ دیا کہ وہ سول نافرمانی کی طرف رُخ نہ کریں۔ بلکہ قانونی طور پر جدوجہد کریں۔ تو "احرار" کے لئے اسے بطور سپر استعمال کرتے ہوئے احرار کے ڈکٹیٹر چودھری افضل حق نے مدیر "انقلاب" کی تعریف و توصیف میں بقلم خود ایک قصیدہ رقم فرمایا۔ ان کی بہادری اور ایثار کی بے حد تعریف کی۔ اور ان کے نام پر قوم کو غلط اقدام سے روک کر مصیبت کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کا کارنامہ لکھدیا۔ چنانچہ بڑے زور کے ساتھ یوں ڈھنڈورہ پیٹا۔ کہ:-

"بہادری اور ایثار کی بہت سی مثالیں ہیں۔ لیکن سب سے قابلِ قدر مثال وُہ ہے کہ قوم غلط اقدام پر آمادہ ہو۔ اور برملا کہہ دیا جائے۔ کہ یہ قدم غلط ہے۔ بے شک کہنے والے کی شہرت خاک میں مل جاتی ہے راہ چلتے لوگ آوازے کستے ہیں۔ لیکن قوم مصیبت کے گڑھے میں گرنے سے بچ جاتی ہے۔ مولانا عبدالمجید سالک نے اس وقت شہید گنج کے سلسلہ میں سول نافرمانی کے اجراء کی مذمت کر کے قوم اور ملک کی بہترین خدمت انجام دی ہے"۔

لیکن جب چند ہی روز بعد انہی مولانا عبدالمجید سالک نے خود احرار کے غلط اقدام پر آمادہ نہیں۔ بلکہ مصروف دیکھ کر برملا کہہ دیا۔ کہ یہ قدم غلط ہے۔ تو راہ چلتے لوگوں نے نہیں۔ بلکہ خود چودھری افضل حق نے "انقلاب" کی اس بہادری اور ایثار کو "بدعقلی اور حماقت کی انتہا" قرار دے دیا۔ اور ذرا بھی خیال نہ کیا۔ کہ یہ انہی مولانا عبدالمجید سالک کے متعلق کہہ رہے ہیں جنہیں کل قوم اور ملک کی بہترین خدمت سرانجام دینے کا سرٹیفکیٹ عطا کر چکے ہیں۔

اس طرح احرار کی مطلب پرستی اور خود غرضی کی ایک اور شرمناک مثال قائم ہو گئی۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ اگر کوئی شخص ایک ایسی بات کہے جس سے احرار کو اپنا اُلّو سیدھا کرنے کی امید ہو سکے۔ تو اس کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے شروع کر دیتے ہیں۔ اس کی بہادری اور ایثار کے گیت گانے لگ جاتے ہیں۔ اسے سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن جب وہی ان کی کسی غلطی پر انہیں ٹوکے۔ تو اس کے گلے کا ہار ہو جاتے۔ اور اس کے خلاف بدتہذیبی اور بے حیائی کا مظاہرہ شروع کر دیتے ہیں۔

"معاصر" انقلاب" کا قصور صرف یہ ہے۔ کہ اس نے احرار کی اس سیاسی حماقت اور بدعقلی کے چہرے سے کیوں نقاب الٹ دیا۔ جس کا ارتکاب جماعت احمدیہ کو مسلمانوں سے الگ اقلیت قرار دینے کے مطالبہ کی شکل میں کیا جا رہا ہے۔ چودھری افضل حق نے احرار کی اس حماقت کی تائید میں سب سے بڑی بات یہ پیش کی ہے۔ کہ احمدی ان لوگوں کو جو اپنے مطلب کے وقت ان سے ہمدردی ظاہر کرتے۔ اور اپنے آپ کو ان کے خیر خواہ بتاتے ہیں۔ لیکن دراصل دشمن ہوتے ہیں۔ اپنا دوست نہیں سمجھتے اور یہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ حقیقی طور پر ان کے ہمدرد بن جائیں۔ یعنی احمدی ہو جائیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ جس شخص کا یہ اقرار ہو۔ کہ "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کو مبلغ قرار دیا۔ تاکہ باقی مذاہب کے پیرو تبدیج اسلام قبول کر کے لوائے محمدی کے نیچے جمع ہو جائیں"۔ وُہ اس بات پر کیوں ناک بھوں چڑھا رہا ہے۔ کہ احمدی دوسروں کو اپنا ہم عقیدہ بنانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اگر اسلام وہ نہیں۔ جو احمدی پیش کرتے ہیں۔ بلکہ وُہ ہے۔ جو احرار کے پاس ہے تو پھر انہیں خوف کس بات کا ہے۔ آئیں اور پیش کریں۔ جس کا جی چاہے گا۔ ان کے اسلام کا پابند رہے گا۔ اور جو احمدیت میں اصل اسلام دیکھیگا۔ وُہ احمدی ہو جائیگا۔

پھر جب تک وُہ ان تمام فرقوں کو علیحدہ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ نہیں کرتے۔ جن کے عقائد کے ساتھ انہیں شدید اختلاف ہے۔ اور جو ایک دوسرے کو کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ اس وقت تک انہیں یہ بھی حق نہیں ہے۔ کہ اختلاف عقائد کی بنا پر جماعت احمدیہ کو علیحدہ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کریں۔

چودھری افضل حق نے دوسری بات اپنے حق میں "انگریزی عدالت کا فیصلہ" پیش کی ہے۔ اور اسے "شاہد عادل" قرار دیا ہے۔ لیکن کیا یہ اسی حکومت کی عدالت نہیں۔ جو احرار کے نزدیک فرعونی حکومت ہے۔ اور جس کا تاٹ الٹنے کی تمنا وہ اپنے دل میں لئے ہوئے ہیں۔ اگر اسی حکومت کی عدالت ہے۔ تو پھر ایک سشن جج کے فیصلہ پر اس قدر اترانے اور اسے اپنے ادعا کے ثبوت میں دُنیا کے سامنے پیش کرنے کا کیا مطلب۔ پہلے حکومت سے اپنے تعلقات کی وضاحت کر لیں۔ پھر اس کی ایک عدالت کے فیصلہ کو اپنی تائید میں پیش کریں۔

باقی رہا یہ کہ جماعت احمدیہ بے فیض گروہ ہے۔ اس سے فیض کی امید اور دوستی کی توقع آزمائے ہوئے کو آزمانا ہے۔ بتعجب ہے۔ یہ الفاظ افضل حق صاحب کے قلم سے اس وقت نکل رہے ہیں۔ جبکہ ہر طرف سے احرار کو غداری کا کافی سے زیادہ صلہ مل رہا ہے۔ ان پر لعنتوں کی حد سے زیادہ بوچھاڑ ہو رہی ہے احراری لیڈر غداری کی سزا سے بچنے کے لئے پولیس کی بغل میں چھپے چھپے پھر رہے ہیں۔ اور خود افضل حق صاحب کو آج تک ایک دفعہ بھی کسی پبلک جلسہ میں مسلمانوں کو مُونہہ دکھانے اور کچھ ارشاد فرمانے کی جرأت نہیں ہو سکی۔ جماعت احمدیہ کو بے فیض قرار دینے والے چودھری صاحب کو چاہیئے۔ کہ ذرا پبلک میں آ کر اپنی فیض رسانی کا ثبوت پیش کریں۔ اور پھر دیکھیں کہ کس طرح داد ملتی ہے یا تمام ہندوستان کے مسلم پریس نے احرار کی شان میں جو قصائد شائع کئے ہیں ذرا انہیں پڑھ لیں تا معلوم ہو سکے کہ مسلمانانِ ہندوستان احرار کی فیض رسانی کا کیسے شاندار الفاظ میں اعتراف کر رہے ہیں اگر یہ بھی نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم وُہ ترانہ ہی پڑھ لیں۔ جو "غدار احرار" کے عنوان سے کئی ایک اخبارات میں چھپ چکا ہے۔ اور جس کے چند بند احرار کی خاطر آج کے اخبار میں دوسری جگہ درج کئے جا رہے ہیں۔

چودھری افضل حق کو مثال نگاری میں چونکہ ید طولیٰ حاصل ہے۔ اس لئے موقعہ بے موقعہ ان کے قلم سے کوئی نہ کوئی مثال ٹپک پڑتی ہے جس سے ان کے حسن مذاق کا بھی پتہ لگ سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لئے ایک غلط بیانی کا ارتکاب کرتے ہوئے وُہ لکھتے ہیں کہ "بیوی بڑے پیار و محبت سے تھک کی دوا گھونٹ کر رہی ہے۔ اور میاں ناک کاٹنے کی فکر میں لگا ہُوا ہے۔ مسلمان تو مرزائیوں کو ساتھ ملانے کے لئے بیتاب ہیں۔ اور مرزائی مسلمانوں کے بائیکاٹ پر عمل پیرا ہیں"۔

حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ احمدی نہ صرف مسلمانوں کے بائیکاٹ پر عمل پیرا نہیں۔ بلکہ ان کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ غیر مسلموں کے مقابلہ میں مسلمانوں سے خرید و فروخت کو ترجیح دیں۔ اور خاص کر کھانے پینے کی چیزوں کے متعلق تو صاف ارشاد ہے۔ کہ ان لوگوں سے نہ خریدی جائیں۔ جو مسلمانوں کے ہاتھ کی اسی قسم کی چیزیں نہیں خریدتے اور نہیں استعمال کرتے۔ بلکہ مسلمانوں سے خریدی جائیں۔ گویا کھانے پینے کی وُہ چیزیں جو دوسرے مسلمان غیر مسلموں سے خرید لیتے ہیں احمدی وُہ بھی صرف مسلمانوں سے ہی خریدتے ہیں ایسی حالت میں جماعت احمدیہ پر مسلمانوں کے بائیکاٹ کا الزام لگانا حد درجہ کی کور مغزی نہیں تو اور کیا ہے اور ایسے اقرارنامہ کا جو بعض مقامی فتنہ پرداز کے مقابلہ کے لئے تجویز کیا گیا۔ عام مسلمانوں پر اطلاق کرنا انتہا درجہ کی حماقت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریرات میں کوئی تضاد نہیں

اخبار مجاہد نے اپنی ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں ایک بوسیدہ اور کئی لوگوں کا چبایا ہوا مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض حوالجات پیش کر کے ان کے مقابل میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایسے حوالے درج کئے گئے ہیں۔ جن سے بزعم مجاہد یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ گویا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض امور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کہا ہے۔

پیشتر اس کے کہ ان تناقضات کا حل پیش کیا جائے۔ یہ عرض کر دینا بے محل نہیں ہوگا کہ تناقض اور اختلاف کے اعتراض کا دائرہ اتنا وسیع ہے۔ کہ غیر مسلموں کے نزدیک اس کی رو سے قرآن کریم بھی محفوظ نہیں۔ چنانچہ پنڈت دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن مجید پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"کہیں تو قرآن میں لکھا ہے کہ اونچی آواز سے اپنے پروردگار کو پکارو۔ اور کہیں لکھا ہے کہ دھیمی آواز سے خدا کو یاد کرو۔ اب کہئے کونسی بات سچی اور کونسی جھوٹی ہے۔ ایک دوسرے کے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں (باب ۱۴)" اسی طرح آریہ اور عیسائی مناظر اپنی کوتاہ فہمی کی وجہ سے یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ قرآن میں ایک طرف تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ ووجدک ضالا فھدیٰ۔ مگر دوسری طرف آتا ہے۔ ما ضل صاحبکم وما غویٰ۔ پھر ایک جگہ آتا ہے۔ انک لتھدی الیٰ صراط مستقیم۔ دوسری جگہ کہا گیا ہے۔ انک لا تھدی من احببت۔ ان آیات قرآنی کے معنی و مفہوم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے غیر مسلم اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ قرآن میں تضاد پایا جاتا ہے۔ یہی حال مجاہد اور اسی قماش کے دوسرے لوگوں کا ہے۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں میں تضاد دکھانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یہ دراصل ان کی اپنی عقل و سمجھ کا قصور ہے۔ جیسا کہ ذیل میں ثابت کیا جاتا ہے۔

پہلا تناقض یہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۵ حاشیہ میں یہ الہام درج ہے۔ کہ "جہانے تو مارا گرد گستاخ۔ یعنی تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۵ جنوری ۱۹۳۵ء کے خطبہ جمعہ میں جو ۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء کے الفضل میں شائع ہوا فرمایا ہے۔ "نادان ہے وہ شخص جس نے کہا کہ جہانے تو مارا گرد گستاخ کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے۔ بلکہ اور زیادہ شکر گزار اور فرمانبردار بناتے ہیں۔"

اس کے متعلق پہلی بات یہ سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ اعتراض تو یہ کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں تناقض پایا جاتا ہے۔ مگر مثال یہ دی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ایک الہام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں تناقض ہے۔ اسی ایک امر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ معترضین تضاد کی کیا حقیقت سمجھتے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں تناقض ثابت کرنا تھا۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس قسم کی کوئی تحریر پیش کی جاتی جس میں حضور نے یہ فرمایا ہوتا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی بخششیں انسان کو نعوذ باللہ گستاخ کر دیتی ہیں اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول نقل کر دیا جاتا۔ کہ "نادان ہے وہ شخص جس نے کہا ہے کہ جہانے تو مارا گرد گستاخ" اس طرح بے شک تضاد ثابت ہو جاتا۔ لیکن جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس قسم کا کوئی قول ہی نہیں۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے قول سے اس کا تضاد ثابت کرنا بیہودگی نہیں تو اور کیا ہے۔

بلاشبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا کہ جہانے تو مارا گرد گستاخ اور حضرت امیر المومنین نے یہ فرمایا کہ نادان ہے وہ شخص جس نے کہا ہے کہ جہانے تو مارا گرد گستاخ" مگر ان میں کوئی تضاد نہیں۔ وجہ یہ کہ الہام الٰہی نے اس فقرہ کے مفہوم کی صحت و صداقت کی طرف اشارہ نہیں کیا۔ کہ اس کے مفہوم کے خلاف لب کشائی قابل اعتراض قرار دی جاسکے بلکہ صرف اس قول کو دہرا دیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ الہام الٰہی میں کسی شخص کے ایسے قول کا دہرایا جانا جو حقیقت کے لحاظ سے خواہ کسقدر غلط کیوں نہ ہو۔ قابل اعتراض نہیں ہو سکتا۔ غور فرمایئے یہ کہنا کہ میں رب ہوں نہایت ہی معیوب بات ہے۔ مگر قرآن مجید میں فرعون کا یہ قول کہ انا ربکم الاعلیٰ صاف طور پر درج ہے اسی طرح کسی کا یہ کہنا کہ میں زندہ کر سکتا ہوں اور مار سکتا ہوں۔ کلمہ کفر ہے۔ مگر قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک دشمن کے یہ الفاظ موجود ہیں۔ کہ انا احی وامیت اسی طرح کسی کا اللہ تعالیٰ کے مامور سے برتر ہونے کا دعویٰ کرنا بیہودہ پن ہے مگر انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین کہنے والے کا قول بھی قرآن مجید میں درج کیا گیا ہے۔ اسی طرح جہانے تو مارا گرد گستاخ کہنا بھی بے شک نادانی ہے۔ مگر اس قول کا خدا تعالیٰ کیلئے دہرانا قابل اعتراض نہیں۔ اور نہ اس طرح تضاد ثابت کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ کل کوئی قرآن مجید پر بھی تضاد کا الزام عائد کر دے گا۔ اور دلیل یہ دے گا۔ کہ ایک طرف اس میں لکھا ہے۔ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور دوسری طرف فرعون کا یہ قول درج ہے۔ کہ انا ربکم الاعلیٰ جس طرح وہاں تضاد کا اعتراض باطل ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں تضاد قرار دینا جہالت ہے۔

دوسرا تناقض یہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ آئینہ کمالات اسلام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں:۔

"انبیاء اس لئے آتے ہیں۔ کہ تا ایک دین سے دُوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرا دیں۔ اور بعض احکام کو منسوخ کریں۔ اور بعض نئے احکام لاویں" (صفحہ ۳۳۹)

مگر حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۲۳ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے فرماتے ہیں

"نادان مسلمانوں کا خیال تھا۔ کہ نبی کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ وُہ کوئی نئی شریعت لائے۔ یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کرے۔ یا بلاواسطہ نبوت پائے۔ لیکن اللہ تعالے نے مسیح موعودؑ کے ذریعہ اس غلطی کو دُور کروایا"

اصل بات یہ ہے۔ کہ اوائل یعنی ۱۹۰۱ء سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں میں عام رائج الوقت عقیدہ کی بناء پر نبوت کی یہ تعریف فرمایا کرتے تھے کہ نبی وُہ ہوتا ہے۔ جو نئی شریعت لائے۔ یا شریعت سابقہ میں ترمیم و تنسیخ کرے۔ یا کم از کم اسے مستقل طور پر یعنی بغیر افاضہ کسی سابق نبی کے نبوت حاصل ہو۔ چنانچہ آپ اپنے ایک مکتوب میں جو الحکم ۱۸۹۹ء میں چھپ چکا ہے۔ نبی کی تعریف کرتے ہُوئے فرماتے ہیں:-

"اسلام کی اصطلاح میں نبی۔ اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ وُہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی اُمت نہیں کہلاتے۔ اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ کہ اس جگہ بھی یہی معنے نہ سمجھ لیں"

غرض ۱۹۰۱ء سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلامی اصطلاح کے رو سے نبی کے لئے صاحب شریعت ہونا۔ یا شریعت سابقہ میں اس کا ترمیم و تنسیخ کرنا یا کم از کم اس کا مستقل حیثیت رکھنا ضروری سمجھتے تھے۔ اور چونکہ آئینہ کمالات اسلام بھی ۱۹۰۱ء سے پہلے کی یعنی ۱۸۹۲ء و ۱۸۹۳ء کی تصنیف ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں اپنے انہی خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور لکھا:-

"انبیاء اس لئے آتے ہیں۔ کہ تا ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرا دیں اور بعض احکام کو منسوخ کریں۔ اور بعض نئے احکام لاویں"

لیکن بعد میں جب خدا تعالے نے آپ پر یہ حقیقت کھولی کہ انبیاء کے لئے نئی شریعت کا لانا یا شریعت سابقہ میں ترمیم و تنسیخ کرانا ضروری نہیں۔ تو آپ نے تحریر فرمایا:-

"نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

اسی عقیدہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار ظاہر کیا۔ اور متعدد تحریروں میں مسلمانوں کی اس غلطی کا ازالہ فرمایا۔ کہ نبی کے لئے شریعت کا لانا یا شریعت سابقہ میں ترمیم و تنسیخ کرنا ضروری ہے۔ پس چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے سابقہ خیالات کا خود ہی ازالہ فرما چکے۔ اور اس کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ اس لئے اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی سابقہ تحریر کو پیش کر کے اس سے کوئی استنباط کرنا صریح بددیانتی۔ اور کھُلی دھوکہ دہی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے حقیقۃ النبوۃ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جن خیالات کا ذکر فرمایا ہے۔ وُہ وہی ہیں جو ۱۹۰۱ء سے پہلے کے ہیں۔ جن کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظاہر فرمائے۔ اور جن پر آپ آخری دم تک قائم رہے۔ کہ نبی کے لئے شریعت کا لانا یا شریعت سابقہ میں ترمیم و تنسیخ کرنا ضروری نہیں اور چونکہ اسی امر کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حقیقۃ النبوۃ میں ذکر کیا ہے۔ [illegible]

مخلصین جماعت کو ایفاء وعدہ کی یاددہانی

مخلصین جماعت نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے حضور کی تحریک جدید کے سلسلہ میں مطالبہ نمبر ۱۸ کے ماتحت وعدہ کیا تھا۔ کہ وُہ ہر ممکن کوشش قادیان میں مکان بنانے کے لئے کریں گے۔ چنانچہ اس وعدہ کے ایفاء کے لئے ہر دوست نے اپنے اپنے حالات کے مطابق کوشش فرمائی ہو گی۔ لیکن مرکز سے بھی حضور کے اس مطالبہ کو پورا کرانے کے لئے دوستوں کی اس رنگ میں معاونت کی گئی تھی۔ کہ ایک ایسی تعاونی کمیٹی قائم کرنے کا اعلان کیا گیا۔ جس کی غرض قادیان میں مکانات کی تعمیر تھی۔ اور جس کے مختصر کوائف یہ ہیں:-

(۱) اس کمیٹی کے کم سے کم ۲۰۰ حصص ہوں گے
(۲) ہر حصہ دار کو ایک حصہ کی رقم دس [illegible] سال تک ادا کرنی ہوگی

احباب کے لئے یہ ایک نادر موقعہ تھا۔ کہ اس طرح وُہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک میں عملی طور پر آسانی شریک ہو جاتے۔ اور امید کی جاتی تھی۔ کہ مخلصین جماعت اس موقعہ سے جلد سے جلد فائدہ اٹھاتے ہُوئے اس کے حصص خرید لیں گے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ باوجود نظارت ہذا کی طرف سے توجہ دلائے جانے کے ابھی تک احباب نے پورے طور پر اس طرف توجہ نہیں فرمائی

اب پھر اعلان ہذا کے ذریعہ احباب کی توجہ اس طرف منعطف کرائی جاتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ اب احباب اس تحریک کی طرف کما حقہ توجہ فرماتے ہُوئے جلد سے جلد اپنے فیصلہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں گے۔ جس قدر جلد احباب کی طرف سے جواب ملے گا۔ اسی قدر جلد کمیٹی اپنا کام شروع کر کے احباب کو اس قابل بنا سکے گی۔ کہ وُہ عملی طور پر حضورؑ کی تحریک کا جواب دے سکیں۔ اور حضورؑ کے منشاء عالی کو پورا کر سکیں

ناظر امور عامہ

جماعت احمدیہ وزیرآباد کا یوم التبلیغ

مولوی ظفر علی صاحب آف ”زمیندار“ سے دلچسپ گفتگو

۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء کو جماعت احمدیہ وزیرآباد کا ایک وفد جو سات احباب پر مشتمل تھا۔ اور جس کا امیر خاکسار کو مقرر کیا گیا تھا۔ گردونواح کے دیہات میں تبلیغ احمدیت کے لئے صبح نو بجے کے قریب روانہ ہوا۔ چونکہ اسی دن موضع سوہدرہ میں جو وزیرآباد سے چار پانچ میل کے فاصلہ پر ہے انجمن اصلاح المسلمین کا جلسہ تھا۔ اس لئے قرار پایا۔ کہ وفد سوہدرہ جا کر پیغام احمدیت پہونچائے۔ راستہ میں برلب سڑک مولوی ظفر علی صاحب آف زمیندار کا گاؤں کرم آباد پڑتا تھا۔ قرار پایا کہ مولوی صاحب موصوف سے بھی ملاقات کی جائے۔ اور پیغام حق پہونچانے کی سعی کی جائے۔ چنانچہ وفد کرم آباد پہونچا۔ مولوی صاحب اپنے کوٹھی کے پاس ایک چبوترہ پر کرسی پر بیٹھے تھے ہم نے ایک شخص کی معرفت اجازت ملاقات حاصل کی۔ علیک سلیک کے بعد مولوی صاحب نے فرمایا۔ غالباً آپ لوگ سوہدرہ کے جلسہ میں جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں ہمارا پروگرام آج سوہدرہ تک ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ ان لوگوں کی اس قسم کے جلسوں سے کیا غرض ہے۔ میں نے عرض کیا جناب میں نے ان کا اشتہار پڑھا تھا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ وہ مسلمانوں کی روحانی۔ جسمانی۔ مالی۔ سیاسی اور اقتصادی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر مولوی صاحب نے کافی دیر تک مسلمانوں کی موجودہ بدحالی اور اس کے بواعث پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا مسلمان علماء اور لیڈر اگر تخریبی کام کی بجائے تعمیری کام کریں۔ تو یہ بہت بہتر ہوگا۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں کے موجودہ لیڈر اور راہنما اس طرف آتے ہی نہیں۔ احرار کی لائل پور کی تبلیغی کانفرنس میں جب میں نے بھی تجویز پیش کی۔ کہ اگر مجلس احرار قادیانیوں کی مخالفت کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے لئے کوئی تعمیری پروگرام مرتب کرے جو ان کی بہتری کا بھی موجب ہو۔ تو کیا ہی اچھا ہو۔ لیکن مولوی حبیب الرحمٰن اور مظہر علی وغیرہ نے میری سخت مخالفت کی اور کہا کہ ظفر علی قادیانیوں کی طرف سے ان کی توجہ کو ہٹانا اور دوسرے کاموں میں لگانا چاہتا ہے۔

اس کے بعد فرمایا نوجوانو اگرچہ قادیانیت کا استیصال کرنا میرا جزو ایمان ہے۔ (مولوی صاحب کو علم نہ تھا۔ کہ ہم احمدی ہیں۔) تاہم میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ان مولویوں اور لیڈروں کو چھوڑو۔ نفسانیت ان میں گھر کر چکی ہے۔ تم نوجوان اٹھو اور اسلام کے لئے تعمیری کام کرنا شروع کرو۔

میں نے عرض کیا مولانا! جب علماء اور لیڈروں میں نفسانیت پائی جاتی ہو۔ تو ہم نوجوان بھلا کیا کر سکتے ہیں۔ ہمارا علم اور تجربہ ان کے مقابلہ میں ناقص سمجھا جاتا ہے۔ ہم کسی تجربہ کار اور پاک نفس لیڈر اور راہنما کے بغیر کس طرح کام کر سکتے ہیں۔ فرمانے لگے آپ کے وزیرآباد میں ”مجلس اتحاد ملی“ قائم ہوئی ہے۔ آپ لوگ اس کے ممبر بن جائیں اور ایک آنہ دو آنہ چار آنہ جسقدر ہو سکے ماہوار چندہ دیں۔

میں نے کہا مولانا! جس کے قبضہ میں بھی آج تک چندہ کا روپیہ آیا۔ گذشتہ تجربہ بتاتا ہے۔ کہ وہی شخص خود غرض ثابت ہوا اور نفسانیت اس پر غالب آگئی۔ مجلس اتحاد ملی والے بھی غالباً ایسے ہی ثابت ہونگے فرمایا میاں تم ممبر تو بن جاؤ اگر وہ بھی ایسے ہو جائیں گے۔ تو پھر ان کو بھی چھوڑ دینا اس قسم کی گفتگو کچھ دیر تک ہوتی رہی۔ میں چاہتا تھا۔ کہ مولوی صاحب کو احمدیت کی طرف لاؤں۔ میں نے پوچھا مولوی صاحب کیا ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتا ہے۔ مجلس اتحاد ملی کا ممبر بن سکتا ہے؟ جواباً فرمایا ہاں ہر ایک ایسا شخص اس کا ممبر بن سکتا ہے۔ میں نے عرض کیا احمدی بھی اس کے ممبر بن سکتے ہیں۔ مولوی صاحب نے تیوری چڑھاتے ہوئے جواب دیا۔ نہیں وہ نہیں ہو سکتے۔ میں نے عرض کیا وہ کیوں نہیں ہو سکتے۔ وہ بھی تو اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور میں نے آپ سے دریافت کیا تھا۔ کہ جو شخص بھی اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتا ہے۔ وہ ممبر ہو سکتا ہے یا نہیں۔ فرمانے لگے نوجوانو! ان کو شامل نہیں کیا جا سکتا۔ وہ منافق ہیں۔ مرزا صاحب نے رسول کریم کے بعد نبوت کا دعوےٰ کر دیا۔ اور وہ الہام و وحی کے مدعی تھے۔ حالانکہ رسول کریم کے بعد وحی کا دروازہ بالکل مسدود ہے اور جو شخص بھی آنحضرتؐ کے بعد وحی کا مدعی ہو۔ وہ کافر ہے۔ دیکھو مرزا صاحب کہتے ہیں ؎

آنچہ من بشنوم ز وحیٔ خدا
بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآں منزّہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم

میں نے کہا۔ مولوی صاحب! مرزا صاحب تو فرماتے ہیں۔ میں جو کچھ خدا کی وحی سے سنتا ہوں۔ اسے واقعی خدا کا کلام اور قرآن کریم کی طرح ہر ایک خطا اور غلطی سے پاک جانتا ہوں۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ خدا کا جو بھی کلام ہوگا۔ وہ ہر ایک خطا اور غلطی سے پاک ہوگا۔ خواہ وہ کسی شخص پر ہی کیوں نہ نازل ہو۔ رہا یہ کہ مرزا صاحب نبوت و وحی کے مدعی ہیں۔ سو وہ فرماتے ہیں۔ کہ میری نبوت و وحی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل پیروی کے نتیجہ میں ہے یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمال فیضان کو ظاہر کرنے والی ہے۔ اور وہ کوئی الگ نبوت نہیں۔ بلکہ رسول کریم کی ہی نبوت ہے اور مولانا آپ بھی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کی آمد اور وحی کے قائل ہیں۔ حالانکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے باعث ہتک ہے۔ کیونکہ وہ نبوت اور وحی آنحضرتؐ کے فیض سے نہیں۔ بلکہ براہ راست ہے۔ دوسرے مولانا امت مسلمہ میں بہت سے ایسے بزرگ گزرے ہیں۔ جو نزول الہام و وحی کے مدعی تھے۔ اگر مرزا صاحب اس وجہ سے (نعوذ باللہ) زیر الزام ہیں۔ تو پھر وہ بزرگ بدرجہ اولیٰ ہوں گے۔ مثلاً مولانا رومؒ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید وغیرہ وغیرہ

مولوی صاحب میری طرف گھور کر دیکھتے ہوئے فرمانے لگے۔ بھائی مرزائی منافق ہیں اور اندرونی طور پر اسلام کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ دیکھتے نہیں ہو۔ کہ انگریزوں کو اولی الامر منکم سے بتلاتے ہیں۔ میں نے ادب سے عرض کیا۔ مولوی صاحب! اگر انہوں نے حکومت انگریزی کو اولی الامر منکم قرار دیتے ہوئے اس کی اطاعت کو ضروری قرار دیا ہے۔ تو یہ عین قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ نبیوں اور بادشاہوں کا بنانا میرا کام ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ وتعز من تشاء وتذل من تشاء جسے چاہتا ہے سلطنت بخشتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے۔ تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء اب ظاہر ہے۔ کہ خدا کا کوئی کام بغیر حکمت کے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ جس کو اس قابل دیکھتا ہے کہ وہ حکومت کرنے کے لائق ہے۔ اسے حکومت بخش دیتا ہے۔ اس آیت کے ماتحت انگریزوں کو حکومت کس نے دی۔ اللہ تعالےٰ نے۔ کیوں دی۔ اپنی منشاء کے ماتحت ان کو حکومت کے قابل جانتے ہوئے۔ اب خدا تو اپنی حکمت کے ماتحت انگریزوں کو حکومت و سلطنت عطا کرتا ہے۔ لیکن ہم کہیں۔ کہ خدا نے نعوذ باللہ سخت غلطی کی کہ انگریزوں کو حکومت دے دی۔ ہم اس کی اطاعت نہیں کرتے۔ ظاہر ہے کہ اگر ہم ایسا کہیں تو ہم یقیناً خدا کے قول اور فعل کی خلاف ورزی کرنے والے ہوں گے۔

مولوی صاحب! میں آپ سے یہ بھی تو عرض کرتا ہوں۔ کہ کسی وقت آپ بھی انگریزوں کی اطاعت کو ضروری کیا بلکہ فرض سمجھتے تھے۔ اور ملکہ معظمہ اور آپ کی حکومت کو ظل اللہ قرار دیتے تھے

کیا یہ صحیح نہیں۔ جونہی میرے منہ سے یہ الفاظ نکلے مولوی صاحب کے چہرہ پر گھبراہٹ کے آثار نمودار ہو گئے اور ادھر ادھر جھانک کر فرمانے لگے۔ میں گو نہ کہا وایں جھک ماری؟! میں کوئی نبی اور پیغمبر تھوڑا ہی ہوں جو غلطی نہیں کر سکتا۔ مرزائی منافق ہیں۔ اس کے بعد دیر تک منافقین عرب کے متعلق باتیں کرتے رہے۔

میں نے عرض کیا کہ احمدی کیوں منافق ہیں۔ دوسرے مسلمانوں میں سے اگر ۹۵/- بے نماز بے دین۔ جاہل اور اسلامی اخلاق سے عاری ہیں۔ تو ان میں سے ۹۹ فی صدی سے بھی زیادہ پابند صوم و صلوٰۃ۔ پرہیزگار با اخلاق اور مہذب لوگ ہیں۔ قرآن مجید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشقانہ محبت رکھتے ہیں۔ اور خلوت و جلوت میں ان کا ایک ہی رنگ ہوتا ہے۔ اگر وہ باعمل ہو کر منافق ہیں۔ تو دوسرے لوگ بے عمل ہو کر کس طرح مسلمان ہو سکتے ہیں۔

مولوی صاحب نے ہم سب پر نگاہ ڈالتے ہوئے فرمایا۔ تم مرزائیوں کی کیوں حمایت کرتے ہو کیا تم مرزائی ہو؟ میں نے جواب دیا۔ مولوی صاحب آپ غلطی پر ہیں۔ میں "مرزائی" نہیں ہوں۔ میرے اس جواب پر مولوی صاحب نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو بھائی! رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خدا کی نصرت اور تائید تھی۔ آپ کا دین چار دانگ عالم میں پھیل گیا۔ اور یہ حضور کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ مرزا صاحب کے ساتھ خدا کی تائید اور نصرت نہیں تھی۔

میں نے عرض کیا مولوی صاحب! مرزا صاحب قادیان کی ایک گمنام بستی سے اٹھے۔ اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ عنقریب تم دیکھو گے کہ میرے ماننے والے دنیا کے ہر کونے میں پائے جائیں گے۔ اب بزرگوارم! دور کیوں جائیں آپ کی ہی شہادت موجود ہے۔ کہ ان کی جماعت اس وقت دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکی ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ یہ پودا بڑھتے بڑھتے اب ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ جس کی شاخیں ایک طرف یورپ و امریکہ میں پھیل گئی ہیں۔ تو دوسری طرف افریقہ اور شام وغیرہ ممالک میں جڑیں پکڑ چکی ہیں۔ کیا آپ کی اس تحریر سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت ہے۔

مولوی صاحب نے گھبرا کر فرمایا عزیزمن آپ لوگوں کو معلوم نہیں۔ جب تک کسی بات کو اصل سے دس بیس گنا بڑھا کر بیان نہ کیا جائے۔ عوام پر اثر نہیں پڑ سکتا۔ اگر مرزائی میری اس تحریر سے سند پکڑتے ہیں۔ تو پکڑیں ان کی مرضی۔ میں کوئی پیغمبر اور رسول تو نہیں ہوں۔

میں نے ادب سے گذارش کی۔ مولانا کسی بات کو اصل سے کئی گنا بڑھا کر بیان کرنا تو اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ خیر آپ کی مرضی۔ (اس کے بعد مولوی صاحب نے فرمایا۔ میاں اگر تم مرزائیت کے صحیح حالات سے واقف ہونا چاہتے ہو۔ تو تم مرزا کی کتابیں پڑھو۔ اور قادیان جاؤ۔ تم کو پتہ لگ جائے گا۔ کہ مرزا صاحب کی زندگی ایک مسلمان کی زندگی نہ تھی۔ رسول کریم کے دعویٰ نبوت سے پہلے کی زندگی ہی دیکھ لو۔ کتنی پاکیزہ اور طیب تھی کہ مخالفین بھی آپ کی امانت۔ دیانت اور صداقت کے قائل تھے میں نے عرض کیا کہ مولوی صاحب اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی مدعی نبوت کی سابقہ چالیس سالہ زندگی کے متعلق دشمن یہ شہادت دیں کہ وہ پاک تھی تو یہ ایک ثبوت ہوگا اس مدعی کی صداقت کا فرمایا۔ ہاں میں نے کہا دیکھئے مرزا صاحب کے سب سے بڑے دشمن مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تھے۔ انہوں نے مرزا صاحب کی زندگی کے بارے میں ایسی زبردست شہادت دی ہے۔ کہ اور کسی شہادت کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ وہ فرماتے ہیں۔ "مؤلف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدے کی رو سے (واللہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار و صداقت شعار ہیں" اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے جونہی میں نے یہ حوالہ پڑھا۔ مولوی صاحب چیں بجبیں ہو کر کہنے لگے۔ کیا مولوی محمد حسین صاحب کی تحریر ہمارے لئے حجت ہو سکتی ہے۔ میں نے کہا۔ کہ اگر مولوی محمد حسین صاحب کی شہادت حجت نہیں۔ جو سلسلہ احمدیہ کا اشد ترین مخالف تھے۔ اور جو خود فرماتے ہیں۔ کہ مجھ سے بڑھ کر مرزا صاحب کی زندگی کے حالات سے شاید ہی کوئی واقف ہوگا۔ تو لیجئے۔ مولانا۔ خود آپ کے والد بزرگوار کی شہادت بھی تو موجود ہے وہ لکھتے ہیں۔ "مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۲-۲۳ سال کی ہوگی۔ اور ہم چشم دید شہادت سے کہتے ہیں کہ جوانی میں نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ مولانا اب تو آپ کو انکار نہ ہوگا کہ حضرت مرزا صاحب کی دعویٰ نبوت سے پہلے کی زندگی نہایت پاک اور بے عیب تھی۔

مولوی صاحب نہایت جوش میں آکر فرمانے لگے۔ میں کسی کی شہادت بھی ماننے کے لئے تیار نہیں خواہ میرا باپ ہو یا دادا یا اور کوئی۔ اگر انہوں نے ایسا کہہ دیا ہے تو سخت غلطی کی۔ وہ کوئی پیغمبر اور رسول تو تھے نہیں کہ ان سے غلطی نہ ہوتی۔

میں نے عرض کیا۔ مولوی صاحب شہادتوں کے قبول کرنے کے لئے شاہدوں کا پیغمبر اور رسول ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی زندگی کے بارے میں جو شہادتیں تسلیم کی جاتی ہیں وہ بھی آپ کے مخالفین کی ہی ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں مخالفین کی شہادت آپ کی صداقت کا ثبوت ہو سکتی ہے۔ تو مرزا صاحب کی صداقت ان کے مخالفین کی شہادتوں سے کیوں نہیں ثابت ہو سکتی۔ (خدا کی شان مولوی صاحب کے نزدیک مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور خود آپ کے والد بزرگوار کا پایہ شہادت اتنا بھی نہیں۔ جتنا کہ کفار و مشرکین عرب کا تھا۔)

یہ سن کر مولوی صاحب سٹ پٹائے اور فرمانے لگے۔ تمہارا طرز استدلال کیوں وہی ہے۔ جو عام طور پر مرزائیوں کا ہوتا ہے (اب تک بھی مولوی صاحب کو معلوم نہ ہوا کہ ہم احمدی ہیں) تمہارے ان دلائل اور طریق گفتگو نے مجھے لاجواب کر دیا ہے۔ عزیزو! میں تم سے بس اتنا ہی کہتا ہوں۔ کہ تم نوجوان اٹھو اور عملی طور پر ٹھوس تعمیری کام شروع کرو۔ ان مولویوں اور لیڈروں کو چھوڑ دو۔ تم اپنے میں سے لیڈر بناؤ اور انجمنیں قائم کرو۔ لیکن ایسے لیڈر اور انجمنیں نہ بنانا جو احرار کی طرح کہ دیں کر چندہ لیں گے مگر حساب نہیں دیں گے۔ میں نے عرض کیا۔ مولانا۔ موجودہ علماء اور لیڈر نوجوانوں کی پیش نہیں جانے دیتے۔ اور نوجوانوں میں سے بھی جو لیڈر بنے گا۔ وہ آخر ایسا ہی ہو جائے گا۔ کہ چندہ لے گا مگر حساب نہیں دے گا۔ فرمانے لگے۔ دیکھو اگر کوئی ایسا ہو جائے۔ تو اسے فوراً الگ کر کے نیا لیڈر منتخب کر لو۔ اور موجودہ علماء یا لیڈروں میں سے اگر کوئی تمہارے راستے میں مزاحم ہو اور تمہارے خلاف لیکچر دے۔ تو اسے ٹانگ سے پکڑ لو۔ اور گھسیٹ کر سٹیج سے نیچے اتار دو۔ خواہ حبیب الرحمن لدھیانوی ہو یا عطاء اللہ بخاری۔ مظہر علی اظہر ہو یا ظفر علی۔

میں نے عرض کیا مولوی صاحب کب تک ہم ایسے تجربے کرتے جائیں گے۔ اور ممکن ہے ایسے تجربات کے بعد بھی ہمیں کوئی کام کا لیڈر نہ مل سکے۔ فرمانے لگے بھائی آخر وہ کوئی پیغمبر اور رسول تو نہیں ہوتے جو خطاؤں اور غلطیوں سے پاک ہوں۔ اور ہم ان پر مکمل اعتبار کر سکیں

میں نے ادب سے گذارش کی۔ مولانا اس وقت تک میرے کئی سوالوں کے جواب میں آپ نے بار بار یہی فرمایا ہے۔ کہ فلاں کوئی پیغمبر ہے۔ فلاں کوئی نبی یا رسول ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں کسی ایسے رہنما۔ ہادی یا لیڈر کی ضرورت ہے۔ جو پیغمبر اور رسول ہو۔ تاکہ اس پر کامل اعتبار کیا جا سکے۔ ورنہ دنیاوی لیڈر تو ہماری حقیقی رہنمائی کے بالکل ناقابل ثابت ہو چکے ہیں۔

ابھی میرے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے۔ کہ مولوی صاحب آپے سے باہر ہو گئے اور طیش میں آکر فرمانے لگے۔ بس بس معلوم ہوتا ہے۔ کہ قادیانیت کی روح پوری طرح تم میں حلول کر گئی ہے۔ اتنا کہ یہ جا وہ جا کچھ فاصلے پہ ایک کرسی پڑی تھی اس پر بیٹھ گئے۔ اور اخبار تھام لیا۔

یہ دیکھ کر ہم نے گفتگو ختم کر دی مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا اجازت لی اور سٹیشن کی طرف چل پڑے۔ وہاں پہنچ کر تمام دن وقف تبلیغ کرتا رہا۔ کثرت سے تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔

دربار مانگرول کی بے تعصبی اور رعایا نوازی

دہلی کے اخبار "ریاست" نے اپنے ۲۰ اگست کے پرچہ میں دربار مانگرول کے خلاف "نئی شینی" جیسے ناقابل اعتماد اخبار کا اقتباس شائع کر کے ریاست کے ناظرین کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے اصل حقیقت پیش کی جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ ایک شخص مسمی کشوری لال ساکن اجمیر جس نے اپنا نام یہاں پر روشن لال ظاہر کیا۔ ۱۰ ارمئی کو بحالت مرض مانگرول میں وارد ہوا۔ اور مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی سرائے میں کہ جس کے مسافروں کی خوراک کا انتظام اہل محلہ کر دیتے ہیں۔ فروکش ہوا۔ شخص مذکور نے ۱۷ ارمئی کو بلا ترغیب و ترہیب جامع مسجد میں مجمع عام کے سامنے امام مسجد کے ہاتھ اسلام قبول کیا۔ اس کے اسلام لانے سے قبل یہاں کے چند ایک بنیوں نے اسے مسلمان ہونے سے روکا۔ مگر وہ نہ رکا۔ یہ شخص ۱۰ ارجون تک اسی سرائے میں مقیم رہا۔ گردن کا اکثر حصہ یہاں کے بنیوں کے ہاں گزارتا۔ اس کی حرکات و سکنات سے تو اسی وقت معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کسی مفسد شخص کے ایماء سے اظہار اسلام کر رہا ہے۔ اور اس کی تصدیق اس کے نام تبدیل کرنے اور خصوصاً اس قدر دور دراز سے یہاں آکر اسلام قبول کرنے اور پھر اتنی جلدی ریاست کے خلاف غلط اتہامات لگانے سے ہو گئی۔ یہ شخص دس جون کو یہاں کے ایک بنئے مسمی جگ جیون تلک چند کے ساتھ جو کہ اپنی شر انگیزی اور فتنہ پردازی کی وجہ سے دور و نزدیک مشہور ہے، چلا گیا۔ یہاں کے دربار و دیگر اراکین ریاست کو اس وقت تک اس معاملہ سے قطعاً کوئی اطلاع نہ ہوئی جب تک کہ "جنم بھومی" نے اس واقعہ کو نہایت ہی غلط پیرایہ میں صریح کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے شائع کیا۔ اس کی تردید فوراً مختلف اخباروں میں کر دی گئی۔

دربار مانگرول نہایت آزاد خیال صلح پسند اور غیر متعصب ہے۔ اس کا اپنی رعیت سے سلوک نہایت ہمدردانہ اور منصفانہ ہے۔ مذہبی معاملہ میں اس کا عمل لا اکراہ فی الدین یعنی دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں کے ارشاد خداوندی پر ہے۔ اور چونکہ یہاں کی مسلمان رعایا دیگر کاٹھیاواڑ کے مسلمانوں کی طرح جاہل نہیں۔ اس لئے یہاں کسی کو جبراً مسلمان بنانے کا کسی کو خواب و خیال تک نہیں۔ ہاں خوشی سے جو مسلمان ہو۔ اس کو کسی قسم کی روک بھی نہیں۔

میں مندرجہ بالا بیان کی صداقت اور دربار مانگرول کے غیر متعصبانہ سلوک کے ثبوت کے لئے ذیل میں چند باتیں پیش کرتا ہوں۔ (۱) شہر کے جنوبی دروازہ پر اہل محلہ کے لئے جو کہ شہر کے دوار، برہمنی، دابادی اور دیگر اہل پیشہ ہنود ہیں۔ نیز مانگرول بندر کے قریباً ایک ہزار ہندو ملاح جو کہ شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں۔ شہر میں ایک بڑے سرکاری ہسپتال کے ہوتے ہوئے محض ان کی خاطر دربار نے ایک ڈسپنسری بنوا دی ہے جس سے ان لوگوں کو بے انتہا فائدہ ہے۔ اور وہ حد درجہ ممنون ہیں۔ (۲) ریاست کے دیہاتی علاقہ کے لئے جس میں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ ایک مستقل ڈاکٹر مقرر ہے۔ جو مہینہ میں ۲۲ دن دورہ کر کے مریضوں کا مفت علاج کرتا ہے۔ (۳) اس سال دربار نے جیب خاص سے دو کمرے مسلمانوں کے لئے دو ہندوؤں کے لئے اور [illegible] اچھوتوں کے لئے بنوائے ہیں۔ تا کہ موسم برسات میں غریب رعایا کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے۔ اور وہ کسی فوری تکلیف پر ان کمروں میں رہ سکیں (۴) عام ہسپتالوں میں دربار نے اپنے جیب خاص سے ہندوؤں کے لئے ایک سپیشل وارڈ تعمیر کرا دیا ہے۔

(۵) اکثر ہندو دیوستھانوں کے لئے ریاست سے سالیانہ مقرر کرنے کے علاوہ وقتاً فوقتاً اپنے جیب خاص سے نقد رقوم دی جاتی ہیں۔

(۶) حال ہی میں ایک لاکھ سے زیادہ رقم کسی ایسے کام پر صرف کرنے کا تہیہ کیا گیا ہے۔ جس میں رعایا کو بلا امتیاز مذہب عام طور پر فائدہ پہونچ سکے۔

(۷) دربار نے ۲۰/۹/۳۷ ۷۰۴۹۲ کی کثیر رقم سے ایک وقف فنڈ قائم کیا ہوا ہے جس کے اغراض و مقاصد میں یہ بھی داخل ہے۔ کہ مانگرول کی رعایا کو بلا لحاظ مذہب و ملت یکساں طور پر تعلیم حاصل کرنے میں مدد دی جائے۔ (۸) یہاں ملازمتوں میں بھی کوئی ہندو مسلم کا سوال نہیں۔ بلکہ دونوں قوموں کو مساویانہ طریق پر ملازمتیں ملی ہوئی ہیں۔ جس کا ذکر "گجرات ٹائمز" میں آچکا ہے۔

(۹) سرکار عالی نے ایک خیراتی فنڈ جیب خاص سے مقرر کیا ہے۔ جس میں سے ہندو مسلمان اپاہجوں کو اور ان ضعیف لوگوں کو جو کہ کام کرنے سے عاجز ہوں۔ مقررہ رقوم دی جاتی ہیں۔ (۱۰) دیہات میں ہر سال رعایا میں بلا لحاظ مذہب و ملت کثیر غلہ اور کپڑا تقسیم کیا جاتا ہے (۱۱) اہل ہنود کے مختلف تہواروں کے جلوس میں نواب مانگرول شامل ہوتے ہیں۔ اور ہندو پجاریوں کو مقررہ وظائف دیتے ہیں۔

میں نے یہاں کی مختصر حقیقت تحریر کر دی ہے۔ اور ہر شخص یہاں آکر اس کی تصدیق کر سکتا ہے۔

نامہ نگار

احرار کے "چلنتھرے" مجاہد کی صریح کذب بیانی

اخبار "مجاہد" ۱۷ ار اکتوبر میں جس غلط بیانی اور ضمیر فروشی سے کام لیا گیا ہے۔ وہ صرف احرار کو ہی زیبا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جس وقت ممبران انصار اللہ یوم تبلیغ منانے کے لئے اپنے ناظم پیر احسن صدیقی کے مکان پر دیہات میں جانے کی تیاریاں کر رہے تھے، مقامی ہائی سکول کا ایک احراری ماسٹر آیا۔ اور انصار اللہ کے تبلیغی ٹریکٹ الٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگا۔ باتوں باتوں میں اسے معلوم ہو گیا۔ کہ ہم تبلیغی دن منانے کے لئے قادر آباد اور دیگر ملحقہ دیہات میں جا رہے ہیں۔ اس نے جا کر اپنے برخورداروں اور بادر بہور آزاد مجاہدوں کو ہمارے تعاقب میں روانہ کر دیا۔ ہم نے قادر آباد پہنچ کر کئی قسم کے ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور پھر کچھ سستانے کے لئے اپنے ایک احمدی دوست کے مکان میں بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد احرار کے لونڈے بھی پہونچ گئے۔ اور ایک احراری کی بیٹھک میں چھپ کر اس تاک میں رہے۔ کہ کب احمدی گاؤں سے نکلیں۔ اور کب انہیں اپنے آباؤ اجداد کی سنت کو پورا کرنے کا موقعہ ملے۔ آخر ہم اپنے مقررہ پروگرام کے ماتحت دیگر دیہات میں جانے کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور خدا کے فضل سے منافقین کے شر سے بالکل محفوظ رہے۔

مجاہد کے نامہ نگار کی دروغگوئی کا پتہ صرف اسی ایک فقرے سے لگ سکتا ہے۔ کہ "جب قادر آباد میں پہونچ کر مسلمان بچوں کو معلوم ہوا۔ کہ یہاں ایک مرزائی قاں کے مکان پر مرزائی چھ کھڑے بھی موجود ہیں۔ ...... الخ" گویا احراری لونڈوں کو قادر آباد پہونچ کر پتہ لگا۔ کہ یہاں احمدی انصار آئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ احراری ماسٹر نے انہیں سب کچھ بتا کر خود روانہ کیا۔ "مرزائی قاں" کی بھی خوب کہی۔ قادر آباد میں سوائے ہمارے دوست محمود احمد کے کوئی احمدی نہیں۔ (نامہ نگار)

میسور میں احمدیت۔ اخبار مجاہد کی غلط بیانی کی تردید

اخبار "مجاہد" ۳۰ ستمبر میں میرے متعلق ایک مراسلت بہ عنوان "سولہ مرزائیوں کا قبول اسلام" شائع ہوئی ہے جس میں ریاست میسور کے کسی گمنام احراری مسمی "محمد امام" نے یہ جھوٹی خبر شائع کرائی ہے۔ کہ "دو ماہ ہوئے یہاں صوفی عبد الرحیم نامی ایک مرزائی آیا۔ اس نے سبز باغ دکھا کر سولہ مسلمانوں کو مرتد کر لیا۔ اور علماء اسلام نے اس کا تعاقب کیا اور ان مسلمانوں کو صحیح حالات اور قال اللہ و قال الرسول کی صحیح تاویل سے آگاہ کر کے دوبارہ مسلمان ہونے کی دعوت دی۔ امام المومنین حضرت مولانا سید احمد صاحب کی مساعی جمیلہ کو اللہ تعالیٰ نے بار آور کیا وغیرہ وغیرہ"

اس مراسلت کا ایک ایک لفظ جھوٹ ہے جس کے ثبوت میں میں مندرجہ ذیل سطور عرض کرتا ہوں۔ خاکسار نے ڈیڑھ ماہ کا عرصہ خدمت دین کیلئے وقف کیا۔ اور بفضل خدا مجھے ریاست میسور میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ وہاں مجھے غیر معمولی کامیابی عطا ہوئی۔ اور مخالفت بھی سخت ہوئی۔ سب حالات اخبار الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ تیرہ نفوس بیعت کر کے اور ۳ افراد بغض داخل سلسلہ حقہ ہوئے۔ خدا کرے دشمن کا قول سچا ہو۔ اور سولہ کیا اس سے بہت زیادہ انسان جلد زیر تبلیغ قریب ہو چکے ہیں۔ مابعد یہ فرضی مسولدا شتہاس اسی غنڈا ازم کے ممبر ہونگے جو کبھی احمدیت میں داخل نہ ہوئے۔ اگر احرار میں شرافت کی کوئی رمق باقی ہے۔ تو ان سولہ احمدیوں کا نام دیتا اور ثابت کرے کہ وہ احمدی کب ہوئے تھے۔ خاکسار سید صوفی محمد عبد الرحیم

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

کمال ڈیرہ (سندھ)

۲۹ ستمبر۔ بارہ دیہات میں دورہ کرکے تبلیغ کی گئی۔ بہت سے تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ لوگوں نے ہماری باتوں کو خندہ پیشانی سے سنا۔ اور ان پر بہت اچھا اثر ہوا۔
سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کمال ڈیرہ (سندھ)

میسور

۲۹ ستمبر۔ تمام دن تبلیغ میں صرف کیا گیا۔ بائیس افراد کو انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ نیز تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اگرچہ شہر میں مخالفین کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ کوئی شخص احمدیوں کی باتیں کو نہ سنے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے لوگوں نے ہماری باتوں کو نہایت دلچسپی سے سنا۔
خاکسار:۔ محمد عبداللہ از میسور۔

صالح نگر ضلع آگرہ

۲۹ ستمبر۔ صبح آٹھ بجے سے تمام افراد جماعت جمع ہوئے۔ اور تین تین آدمیوں پر مشتمل وفود بنائے گئے۔ جنہیں مختلف مواضعات کی طرف روانہ کیا گیا۔ اور باقی ماندہ لوگوں نے گاؤں میں انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ خاکسار:۔ منور احمد سیکرٹری تبلیغ۔ صالح نگر۔ ضلع آگرہ۔

پاک پٹن

یوم التبلیغ پر جماعت احمدیہ پاک پٹن نے وفد کی شکل میں شہر کے تمام بازاروں۔ محلوں اور گھروں میں جاکر تبلیغ کی۔ اور جماعت کے معزز اصحاب نے معززین شہر کو تبلیغ کی اور اس طرح یوم التبلیغ نہایت سرگرمی سے منایا گیا۔
خاکسار:۔ عصمت اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ پاک پٹن۔

اودھماں

انجمن انصار اللہ اودھماں نے یوم تبلیغ نہایت جوش کے ساتھ منایا۔ اردگرد کے نو دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ اور اس طرح تقریباً تین صد لوگوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ خاکسار:۔ محمد الدین سکرٹری تبلیغ اودھماں ضلع سرگودھا۔

ساندھن

یوم التبلیغ سے ایک روز قبل جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت کے وفود تیار کئے گئے۔ ساندھن اور گردونواح کے دیہات کے لئے علیحدہ علیحدہ وفد مقرر کئے گئے۔ تمام وفود نے فریضہ تبلیغ خوب تن دہی سے ادا کیا۔ ٹریکٹ اور اشتہار بھی تقسیم کئے گئے۔ لوگوں نے شوق سے ہماری باتوں کو سنا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے لوگ احمدیت کی طرف راغب ہو چکے ہیں۔ خاکسار:۔ محمد علی خاں اشرف ساندھن۔ علاقہ ملکانہ۔

رہتک

۲۸ ستمبر۔ رہتک کے تمام احباب جماعت احمدیہ ریڈنگ روم میں جمع ہوئے جہاں انہوں نے مشورہ کرکے شہر کی آبادی کو چھ حلقوں میں تقسیم کیا۔ بڑے حلقوں کے دو انچارج مقرر کئے گئے اور چھوٹے حلقوں کا ایک انچارج مقرر کیا گیا۔ تمام احباب نے تبلیغ کے لئے غیر احمدی اصحاب کی ایک ایک فہرست تیار کرلی تھی۔

۲۹ ستمبر علی الصبح تمام احباب جناب پروفیسر دوست محمد صاحب ایم اے سے ضروری ہدایات حاصل کرکے اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ کے لئے روانہ ہوگئے۔ اور تمام دن لوگوں میں تبلیغ کرتے رہے۔

اہلیہ صاحبہ سید غلام حسین صاحب اور اہلیہ صاحبہ پروفیسر دوست محمد صاحب نے مستورات کی بیبیوں کو تبلیغ کی۔ باقی جماعت نے بھی تبلیغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور فریضہ تبلیغ کو اچھی طرح ادا کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے شہر میں خوب تبلیغ ہوئی۔ اور دو سو ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ خاکسار:۔ نجم الدین سکرٹری انجمن انصار اللہ رہتک۔

ہنگاؤں سی پی

۲۹ ستمبر۔ جماعت احمدیہ ہنگاؤں نے یوم التبلیغ خوب سرگرمی سے منایا۔ تمام افراد جماعت کے دو وفد بنائے گئے۔ جنہوں نے چار دیہات میں پھر کر تبلیغ کی۔ لوگوں نے بہت اچھا اثر قبول کیا
خاکسار:۔ مجید الدین احمدی ہنگاؤں سی پی

ڈسکہ

آٹھ دیہات کی طرف مختلف وفد بھیجے گئے۔ سولہ معززین کو تبلیغی خطوط ارسال کئے گئے۔ ایک گاؤں بنام ٹھیوڈالی میں احمدی احباب کو پیٹا گیا۔ ۲۰۰ اشتہار تقسیم کئے گئے۔ دو صد کے قریب تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔
خاکسار:۔ محمد اسمٰعیل سکرٹری جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

نگر

۲۹ ستمبر۔ تمام دن نگر تا کڑا میں انفرادی طور پر پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور بہت سے تبلیغی ٹریکٹ لوگوں میں تقسیم کئے گئے۔
خاکسار:۔ مرزا شکور علی نگر

جمشید پور

۲۹ ستمبر۔ جماعت احمدیہ جمشید پور نے یوم التبلیغ کے موقعہ پر انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ اور تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور تمام دن لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔
خاکسار:۔ عبد القیوم سکرٹری انجمن احمدیہ جمشید پور۔

سارچور

۲۹ ستمبر۔ یوم التبلیغ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخوبی انجام پذیر ہوا۔ ایک وفد کی صورت میں اردگرد کے دیہات میں دورہ کرکے تبلیغ کی گئی۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ بعض احباب حق کی طرف رجوع کر چکے ہیں۔ مختلف تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔
خاکسار:۔ مولا داد خان

صریح ضلع جالندھر

احباب جماعت نے بغرض تبلیغ اپنے لئے علیحدہ علیحدہ حلقے مقرر کر لئے تھے ۲۹ ستمبر تمام احباب نے اپنے حلقہ میں تبلیغ کی۔ لوگوں نے تبلیغ سے اچھا اثر قبول کیا۔ خاکسار:۔ عبد اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ صریح ضلع جالندھر۔

قصور

یوم التبلیغ سے قبل احباب جماعت کے دو دو افراد پر مشتمل وفد بنائے گئے اور ان کے لئے مختلف حلقے تجویز کئے گئے۔ ۲۹ ستمبر کو تمام وفد اپنے اپنے حلقوں کی طرف روانہ ہوگئے۔ اور تمام دن قصور اور ملحقہ دیہات میں تبلیغ کرتے رہے۔ بارہ صد کے قریب مختلف قسم کے تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ بہت لوگوں نے تبلیغ کو شوق سے سنا۔
خاکسار:۔ رحمت اللہ سکرٹری تبلیغ

سکندر آباد

یوم التبلیغ بفضلہ تعالیٰ پوری کامیابی سے گزرا۔ جماعت کے افراد صبح سے لے کر شام تک تبلیغ میں مصروف رہے بہت سے تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے ایک نوجوان سیٹھ شبیر علی محمد بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے الحمد للہ۔ خاکسار:۔ عبد اللہ الہ دین

کوہاٹ

۲۹ ستمبر۔ یوم التبلیغ بخیر و خوبی منایا گیا۔ ہر احمدی دوست نے انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ معززین شہر کو تبلیغی لٹریچر ارسال کیا گیا۔
خاکسار:۔ چراغ دین مبلغ کوہاٹ

امرتسر

احباب جماعت نے یوم التبلیغ سے قبل مختلف تبلیغی حلقے مقرر کر دئے تھے اور لوگوں کے ہر طبقہ اور شہر کے ہر حصہ میں تبلیغ کا انتظام کر لیا گیا۔

۲۸ ستمبر۔ ایک جلسہ منعقد کرکے ہر تبلیغی وفد کے لئے ایک ایک حلقہ مقرر کیا گیا۔ اور تقسیم کرنے کے لئے انہیں تبلیغی لٹریچر دیا گیا۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے مختصر تقریر میں احباب کو تبلیغ کے متعلق عام ہدایات دیں۔ ۲۹ ستمبر۔ علی الصبح احباب اپنے اپنے مقررہ علاقہ میں چلے گئے۔ اور سارا دن تبلیغ میں مصروف رہے تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعض دوستوں نے غیر احمدی احباب کو تبلیغی خطوط روانہ کئے۔ بعض دوستوں نے اپنے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو مدعو کرکے تبلیغ کی۔ سائیکل سواروں نے شرفا طبقہ میں لٹریچر تقسیم کیا۔ نیز ریلوے اسٹیشن اور موٹروں کے اڈہ خانوں پر آنے جانے والے مسافروں کو ٹریکٹ

محافظِ جنین

حبّ اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاطِ حمل کا مجرّب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تپ کھانسی۔ دردیلی یا نمونیہ۔ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمے سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے۔ ہیں جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ؎ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر للعہ روپیہ علاوہ محصول ڈاک:

المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

مجرّب کامیاب اکسیرات

اگر کسی کے طحال (تلی) بڑھ گئی ہو۔ تو وہ کیا کرے؟

اکسیر طحال کا استعمال

اگر کسی کو سلسل بول یا پیشاب میں شکر آنے کی شکایت ہو۔ تو

ذیابطیس استعمال کرے

اگر کوئی صاحب کمزوری کا شکار ہو گئے ہوں۔ (خواہ کسی سبب سے ہوں) **تو وہ**

نبولائف گولیاں استعمال کریں۔ جو سو فیصدی کامیاب ثابت ہوئی ہیں:

جملہ ادویات منگوانیکا پتہ

اکسیر گھر۔ امرت سر چوک بابا اٹل

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے۔ جسے سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن و جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم کبھی زیادہ ہوتا ہے حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر قرار پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی (اکسیر سیلان الرحم) ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھئے قیمت ڈھائی روپیہ (عہ) نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے:

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

مکرمی محمد حسین صاحب کاتب قادیان

فرماتے ہیں۔ کہ میرے بازو میں کثرتِ کار سے اکثر درد رہتی تھی۔ اور اعصابی کمزوری کی شکایت تھی۔ میں نے شیخ احسان علی صاحب سے اپنی حالت بتائی۔ تو انہوں نے میرے لئے کنگ آف ٹانکس گولیاں تجویز کیں۔ میں نے ان گولیوں کا استعمال کیا۔ اور میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کہ مجھے علاوہ اعصابی کمزوری کے طاقت کو بھی بے حد فائدہ ہوا۔ واقعی کنگ آف ٹانکس گولیاں اسم بامسمٰی ہیں۔"
قیمت ایکماہ کی خوراک رعایتی چار روپے

شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان

اجرت پنسل بھیجنے والے کو
محصول ڈاک معاف

کٹ پیس

کی تجارت موجودہ کساد بازاری میں بہترین کام ہے لیکن تازہ عمدہ۔ ارزاں اور خالص مال بغیر بنڈلوں میں کسی قسم کی گڑبڑ یا ملاوٹ کئے جیسا کہ ولایت سے آتا ہے۔ صرف دی امپیریل یونائیٹڈ کمپنی نکل روڈ کراچی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ لسٹ مفت اور نمونہ جات ۸ر کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں:

اٹلی اور ابی سینیا کے درمیان جنگ کے واقعات

جنیوا ۱۱ اکتوبر۔ کل لیگ اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہونے سے پہلے ایک رزولیوشن پاس کیا گیا جس کی غرض اجتماعی تعزیری کارروائی کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرنے کی تجویز تھی اٹلی نے رزولیوشن کے خلاف رائے دی۔ ہنگری اور آسٹریا غیر جانبدار رہے اس کمیٹی نے آج اپنا کام شروع کر دیا اور متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ ابی سینیا کو اسلحہ اور بارود کی درآمد پر پابندیاں عائد ہیں انہیں ہٹا لیا جائے۔ اور اٹلی پر ایسی پابندیاں عائد کر دی جائیں۔ حبشی نمائندہ نے اطالوی مندوب بیرن الوئیس کے الزامات کے خلاف پر زور پروٹسٹ کرتے ہوئے کہا کہ حبشہ میں اٹلی کے حربی تفوق کے باعث جنگ نہیں بلکہ قتل عام ہو رہا ہے۔ مزید کہا۔ اہل حبشہ ایک باعزت سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی آزادی اور وقار کو بچانے کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔

عدیس آبابا ۱۱ اکتوبر عدیس آبابا سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ گذشتہ شب حبشی افواج کے کمانڈر راس سیوم کی افواج نے اُدوا پر یورش کی شہر کو گھیر لیا اور تمام اطالوی محافظین شہر کو جن کی تعداد ۵۰۰ کے قریب تھی موت کے گھاٹ اتار دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حبشی افواج نے اٹلی کی ایک ہزار رائفلیں مشین گنیں اور بارود کے دس لاکھ راؤنڈ اپنے قبضہ میں کئے۔ اٹلی کی طرف سے دوبارہ حملہ کی توقع کی جاتی ہے۔

روما ۱۱ اکتوبر۔ اطالوی اخبار کے ایک نامہ نگار کی اطلاع مظہر ہے کہ بیس ہزار مسلح حبشی سپاہیوں نے ایک اطالوی مقیم گاہ ادیگرہ پر شبخون مارا لیکن اطالوی افواج نے حملہ کی مدافعت کی اور انہیں پسپا کر دیا۔

عدیس آبابا ۱۲ اکتوبر۔ ایک سرکاری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حبشی قبائل کے لوگوں نے دی دورا کے مقام پر ایک اطالوی طیارے پر گولیاں برسائیں۔ اور اسے گرا لیا۔ اور ہوابازوں کو گولیوں سے ہلاک کر دیا۔

روما ۱۱ اکتوبر۔ اٹلی میں اس امر کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ پابندیوں کے اصول کے حق میں رائے دینا الگ چیز ہے اور یہ فیصلہ کرنا۔ کہ ہر ملک اس تعزیری کارروائی میں کس قدر حصہ لے گا بالکل الگ چیز ہے۔ تاہم اطالوی اس سرعت رفتار پر جو بندشیں عائد کرنے کے سلسلہ میں اختیار کی جا رہی ہیں اظہار ناراضگی کر رہے ہیں۔ نیز انہیں اس امر کا احساس ہو رہا ہے کہ برطانیہ لیگ کو ان تعزیری اقدامات کرنے پر مجبور کر رہا ہے اور یہ بات برطانیہ کے خلاف جذبات ناراضگی کو بڑھا رہی ہے۔

عدیس آبابا ۱۱ اکتوبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ابی سینیا کا ایک سردار ۱۲۰۰۰ آدمی ۱۲۰۰۰ رائفلیں اور ایک سو مشین گنیں لے کر اٹلی کے ساتھ مل گیا ہے۔

جبوتی کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ اٹلی کے تین فوجی دستے ابی سینیا کے مرکزی میدان میں جمع ہونے کے لئے پیش قدمی کر رہے ہیں۔ احتمال کیا جاتا ہے کہ ریل کو کاٹ کر عدیس آبابا کو ویران کر دیا جائیگا اطالوی اس وقت ہرار سے جہاں سے ریل پر پہنچا جا سکتا ہے۔ پچاس میل کے فاصلہ پر ہیں ڈیرے ڈوا کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ اہل حبشہ نے دولوال اور وارڈیر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور جوش و خروش سے آگے بڑھ رہے ہیں۔

روما ۱۲ اکتوبر۔ شمالی محاذ کے اطالوی ہیڈ کوارٹر کا بیان ہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی۔ ابی سینیا کے ۱۲۵۰۰ اشخاص ہلاک اور ۶۰۰ گرفتار ہو چکے ہیں۔ اٹلی کے ایک سو دو افسر اور سپاہی ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں۔ اطالوی جہاز غنیم کی فوج کا پتہ لگانے کے لئے پرواز کر رہے ہیں۔

برلن ۱۱ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنی تعزیری کارروائی کے متعلق غیر جانبدار رہے گا۔

واشنگٹن۔ ۱۱ اکتوبر سیکرٹری اوف سٹیٹ امریکہ کا بیان ہے کہ امریکہ غیر جانبداری کی بناء پر امریکہ ابی سینیا میں اسلحہ کی درآمد پر پابندی کو دور نہیں کریگا

اسمارا ۱۲ اکتوبر۔ مفتوحہ علاقہ کے تمام حصوں سے ابی سینیا کے لیڈروں کے اطاعت کرنے کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ رائٹر کے خاص نامہ نگار کا اعلان ہے کہ اٹلی کا بہت زیادہ نقصان ہونے کی اطلاعات درست نہیں ہیں۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

پشاور ۱۱ اکتوبر۔ آج صبح ۹ بجکر ۵ منٹ پر زلزلے کا ایک شدید جھٹکا محسوس کیا گیا۔ کسی قسم کے نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی

شیلانگ ۱۲ اکتوبر۔ پولیس اور گورکھا سپاہیوں میں تصادم کے نتیجہ میں ۲ راہ گیر اور تین پولیس کنسٹیبل مجروح ہوئے تصادم کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک گورکھے نے ایک راہ گیر پر حملہ کر دیا۔ پولیس نے اسے گرفتار کرنے کی کوشش کی۔ تو گورکھے کے ساتھیوں نے پولیس پر حملہ کر دیا۔

نئی دہلی ۱۲ اکتوبر۔ اخبار پرتاپ اس خبر کا ذمہ دار ہے۔ کہ دہلی کے مسلمان تاجر مقامی حکام کے پاس ایک وفد بھیج رہے ہیں جو اس امر پر زور دیگا کہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب دہلی میں داخل نہ ہونے پائیں۔ نیز اگر انہوں نے دہلی میں داخل ہونے کی کوشش کی تو ان پر امتناعی حکم کی تعمیل کرائی جائیگی۔

پشاور ۱۲ اکتوبر۔ صوابی سب ڈویژن ضلع پشاور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اس ہفتہ وہاں شدید ژالہ باری ہوئی۔ جس سے فصلوں کو نقصان پہنچا اور بے شمار مویشی مر گئے۔

امرتسر ۱۲ اکتوبر۔ گذشتہ شب انجمن اتحاد ملت امرتسر کا ایک جلسہ دروازہ بگھتا والہ میں منعقد ہوا۔ جس میں پیر غلام جیلانی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر سکھ مسجد شہید گنج مسلمانوں کو واپس کرنے پر تیار نہ ہوئے تو مسلمان مجبور ہونگے کہ ان گوردواروں کو جو مسلمانوں کی ملکیت میں ہیں گرا دیں۔ پروفیسر ملک عنایت اللہ نے احرار کی مجلس شہید گنج کے معاملہ میں خاموشی اور بعد ازاں اس کی خلاف ورزی کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی۔ اور احراریوں کی فریب کاریوں کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیئے۔

بمبئی ۱۲ اکتوبر مقامی سوشلسٹوں نے عہدے قبول کرنے کے سوال پر غور کرنے کے لئے جو پراونشل کانفرنس ۱۳ اکتوبر کو منعقد کی جانے والی تھی۔ ملتوی کر دیا ہے۔

شیکوہ۔ ۱۲ اکتوبر کل ۵۲ اپ ٹرین کیمل سٹیشن پر لائن سے اتر کر الٹ گئی۔ ڈرائیور اور فائرمین سخت مجروح ہوئے۔

لنڈن ۱۲ اکتوبر سابق شاہ یونان جارج کو سرکاری طور پر اطلاع دی گئی ہے کہ انہیں دوبارہ تخت پر بٹھا دیا جائے گا جنانچہ وہ نومبر میں عام استصواب آراء کے بعد تخت نشین ہو جائیں گے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی